مدارسِ اسلامیہ کے طلبہ اور اساتذہ کی خدمت میں

چند نصائح اور توجیہات

(معہد علی بن ابی طالب لکھنؤ میں طلبہ سے خطاب)

از

فضیلۃ الشیخ عبد السلام سلفی حفظہ اللہ

(امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی)

مقام: معہد علی بن ابی طالب لکھنؤ

بتاریخ: بروز جمعہ، ۲۷/اکتوبر ۲۰۱۷ء

تفریغ:

الطاف الرحمٰن ابو الکلام سلفی

مراجعہ:

ابو المیزان

صوبائی جمعیت أہل حدیث ممبئی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ [آل عمران: ١٠٢]

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ [النساء: ١]

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ○ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾ [الأحزاب: ٧٠-٧١]

أَمَّا بَعْدُ!

فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ۔

معہد علی بن ابی طالب اور اس کے بانی کا تذکرۂ خیر

معہد علی بن ابی طالب کے معزز و محترم اساتذہ کرام اور عزیز طلبہ و دیگر قابلِ قدر حاضرین!

آج اس معہد میں حاضری سے انتہائی خوشی اور قلبی مسرت محسوس ہو رہی ہے کہ صوفیت اور شیعیت کے گڑھ اس لکھنؤ میں، جماعت کے ایک غیور اور محسن عالم دین، علامہ عبدالحمید رحمانی رحمہ اللہ نے تعلیم و تربیت کے اس ادارے کی بنیاد رکھی تھی۔

جس طرح سلفیان ہند کے لیے ایک بہت بڑا تقاضہ دہلی میں کسی عظیم سلفی ادارے کے قیام کا تھا اور آپ نے دہلی میں ایک ایسا مثالی ادارہ قائم فرمایا جو آج بفضل الٰہی ساری دنیا کے سلفی اداروں میں ایک ممتاز مقام رکھتا ہے اور ملک کی راجدھانی میں ایک عظیم ادارہ کی حیثیت سے تسلیم کیا جاتا ہے۔

طلبہ اور سلفی دعوت کی تاریخ اور اس کے نشیب و فراز پر گہری نظر رکھنے والے حضرات اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ علامہ رحمانی رحمہ اللہ تعلیم و تربیت، دعوت دین اور منہج سلف کے لیے کس قدر فکر مند رہتے تھے اور کیسی بے پناہ تڑپ اپنے سینے میں رکھتے تھے۔

چنانچہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق و عنایت سے جس طرح جرأت مندانہ اقدام کر کے دہلی میں ایک عظیم الشان ادارہ قائم فرمایا، اسی طرح آپ نے اتر پردیش کی اس تاریخی راجدھانی لکھنؤ میں بھی اس ادارے کی بنیاد رکھی۔

یہ شہر ایک طویل عرصے سے شیعیت اور صوفیت کے فتنوں کا ایک بہت بڑا گڑھ رہا

ہے، ایسے ماحول میں آپ نے اس ادارے کو قائم فرما کر ملت اسلامیہ اور جماعت اہل حدیث پر، بالخصوص سلفیت اور سلفی دعوت پر، ایک عظیم احسان فرمایا۔

محسنین ملت کو یاد رکھنے کی اہمیت وسنت

یہ بات اس لیے ذکر کی جاتی ہے کیونکہ یہ بھی ایک مستحسن سنت ہے کہ جنھوں نے دعوت دین اور اسلام کی سربلندی کے لیے عظیم قربانیاں پیش کی ہیں، انھیں ہم ہمیشہ یاد رکھیں اور ان کے کارناموں کو خراج تحسین پیش کریں۔

خود ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ اپنے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے سامنے مختلف مواقع پر، بارہا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عظیم احسانات کا ذکر فرمایا کرتے تھے کہ اسلام کے مشکل ترین اور کٹھن حالات میں، جب جان و مال کی قربانی کی اشد ضرورت تھی، تو دعوت اسلام کی بقا و استحکام کے لیے سب سے نمایاں اور بے مثال قربانی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پیش فرمائی تھی۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَأْنَاهُ، مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ، فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَا نَفَعَنِي مَالُ أَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، أَلَا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ“

”کسی کا بھی ہم پر کوئی احسان ایسا نہیں جس کا ہم نے بدلہ نہ چکا دیا ہو،

سوائے ابوبکر کے کہ ان کا ہم پر ایک ایسا احسان ہے جس کا بدلہ اللہ تعالیٰ انھیں قیامت کے دن عطا فرمائے گا۔ مجھے کسی کے مال نے کبھی اتنا نفع نہیں پہنچایا جتنا ابوبکر کے مال نے پہنچایا۔ اگر میں کسی کو (اللہ کے علاوہ) خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا، مگر خبردار! تمھارا ساتھی (یعنی میں خود) اللہ کا خلیل ہے۔‘‘[سنن الترمذي:٣٦٦١، وصححه الالباني]

علامہ رحمانی رحمہ اللہ بلاشبہ محسنِ جماعت تھے، تعلیم وتربیت اور دعوت دین کی فکر اور تڑپ کی راہ میں جن کی شخصیت نہایت ممتاز، نمایاں اور اہل حدیث کے نزدیک متفق علیہ ہے۔ غیرت سلفیت کی فکرمندی اور منہج حق کی سربلندی کے جذبے کے تحت آپ نے جو گراں قدر خدمات انجام دیں اور یہاں جو ادارہ قائم کیا، رب العالمین ان کی ان مخلصانہ کوششوں کو ان کے حق میں صدقۂ جاریہ بنائے اور ہم سب کو ان کی ان عظیم کاوشوں کو ہمیشہ یاد رکھنے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

اس عظیم تسلسل اور مقدس مشن میں، ہم سے جو کچھ بھی ہوسکتا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس میں اپنا حصہ ڈالنے کی بھرپور توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

اس موقع پر، میرے عزیز طلبہ اور حاضرین محترم! میں آپ کے سامنے کچھ اہم باتیں بطورِ یاددہانی پیش کرنا چاہتا ہوں:

پہلی نصیحت:

علم دین کی قدر و منزلت اور اس پر پختہ یقین کی تلقین

پہلی اہم بات یہ ہے کہ ہم سب طالب علم ہیں۔

وہ طلبہ جو دینی علوم، اسلامی اخلاقیات اور زندگی گزارنے کے پاکیزہ آداب دینی اداروں میں حاصل کرتے ہیں، ہمیں اس حقیقت پر کامل اور پختہ یقین ہونا چاہیے کہ یہ علم دین دنیا کی تمام تر معلومات، رنگا رنگ ثقافتوں اور پیچیدہ سیاسی مہارتوں سے کہیں زیادہ بہتر، اعلیٰ وارفع علم ہے۔ یہی وہ واحد راستہ ہے جو دنیا و آخرت میں حقیقی اور دائمی کامیابی عطا کرنے والا ہے۔ یہ ہمارا پختہ تصور اور راسخ اعتقاد ہونا چاہیے۔

علامہ عبدالرحمن السعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”فَالْآدَابُ الْحَسَنَةُ خَيْرٌ لِلْأَوْلَادِ حَالًا وَمَآلًا مِن اعطائهم الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ“

پس اچھے آداب اولاد کے لیے، ان کے حال اور مستقبل کے اعتبار سے، انھیں سونا اور چاندی عطا کرنے سے بہتر ہیں۔

[بهجة قلوب الابرار وقرة عيون الاخيار فى شرح جوامع الاخبار للشيخ السعدي، ص ١٩٧، الحديث التاسع والستون]

اسی معنی کی ایک حدیث بھی بیان کی جاتی ہے کہ:

”مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ“

کسی والد نے اپنی اولاد کو اچھے ادب سے بہتر کوئی عطیہ نہیں دیا۔

[سنن الترمذي: ۱۹۵۲، مسند أحمد: ۱۵۳۹۹، وضعفه الالباني وغيره، ولكن معناه صحيح تدل عليه نصوص أخرى]

یعنی اپنے بچوں کو بہترین اسلامی آداب سے آراستہ کرنا، ان کی دنیاوی زندگی کی بہتری اور مستقبل کی اخروی زندگی کی فلاح کے لیے، انھیں سونے اور چاندی کے خزانوں سے مالا مال کردینے سے بھی کہیں زیادہ بہتر اور قیمتی ہے۔

اس عالمگیر سچائی اور ناقابلِ تردید حقیقت پر ہمارا کامل اذعان اور پختہ ایقان ہونا چاہیے کہ جس مبارک راہ پر ہم گامزن ہیں، یہ اللہ رب العزت کی جانب سے ہمارے لیے ایک بہت بڑی سعادت، ایک عظیم شرف اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص توفیق ہے جو ہمیں نصیب ہوئی ہے۔

دوسری نصیحت:

علم دین صحیح منہج اور اہل حق سے ہی حاصل کریں

آپ ایک معیاری سلفی ادارے میں زیر تعلیم ہیں، اپنے سلفی اساتذہ، شفیق مربیان اور اہل حق رہنماؤں سے دین کا علم حاصل کر رہے ہیں۔

آپ کبھی بھی اس غلط فہمی یا دھوکے کا شکار نہ ہوں کہ غیروں کے ادارے، ان کی

ظاہری چمک دمک رکھنے والی تعلیم گاہیں اور بڑی بلند و بالا شہرت رکھنے والی جامعات، شاید بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہوسکتی ہیں۔

بہت سے لوگ اسی ظاہری شان وشوکت کی بنیاد پر ان کی طرف متوجہ بھی ہوجاتے ہیں، لیکن ایک سچے اور باشعور طالب علم کا ذہن اور اس کی فکر ہمیشہ یہ ہونی چاہیے کہ یہ علم دین درحقیقت خود دین ہے۔

علم دین کا حاصل کرنا، دین کا حاصل کرنا ہے۔

جلیل القدر تابعی، امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ (المتوفی ۱۱۰ھ) فرمایا کرتے تھے:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِينٌ، فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ“

بلاشبہ یہ علم (علم حدیث) دین ہے، پس خوب دیکھ بھال لو کہ تم اپنا دین کن لوگوں سے حاصل کررہے ہو۔

[مقدمہ صحیح مسلم: ۱/ ۱۴، سنن الدارمی: ۴۲۹، بسند صحیح]

عظیم محدث، امام اوزاعی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۵۷ھ) بھی فرمایا کرتے تھے:

”اعْلَمُوا أَنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِينٌ، فَانْظُرُوا مَا تَصْنَعُونَ، وَعَمَّنْ تَأْخُذُونَ، وَبِمَنْ تَقْتَدُونَ، وَمَنْ عَلَى دِينِكُمْ تَأْمَنُونَ“

جان لو کہ یہ علم دین ہے، پس دیکھو تم کیا کررہے ہو، کس سے علم حاصل کر رہے ہو، کس کی اقتدا کررہے ہو اور کس کو اپنے دین پر امین بنارہے ہو۔

[تاریخ دمشق لابن عساکر: ۶/ ۳۶۱، و في سنده إبراهيم بن أيوب

الدمشقي، ضعيف، انظر: لسان الميزان للحافظ ابن حجر: ۱/۳۶،لیکن معنی کے اعتبار سے دیگر صحیح آثار اس کی تائید کرتے ہیں]

ایک اور قول میں فرماتے ہیں:

”خُذْ دِينَكَ عَمَّنْ تَثِقُ بِهِ، وَتَرْضَى بِهِ“

اپنا دین اس شخص سے حاصل کرو جس پر تمھیں اعتماد ہو اور جس سے تم راضی ہو۔

[الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲/۲۹، قال الشيخ أحمد بازمول: إسناده حسن]

یاد رکھیے! دین ہمیشہ اہل سنت والجماعت، اہل الحدیث سے حاصل کیا جائے گا، سلفی منہج پر کاربند، مخلص اور حق گو علماء سے حاصل کیا جائے گا، دین کبھی بھی اہل بدعت، گمراہوں اور منحرفین سے حاصل نہیں کیا جائے گا۔

اس لیے یہ اہم پہلو بھی ہمیشہ ہماری نظروں میں رہنا چاہیے کہ ہم اپنے ادارے میں خواہ کیسے ہی سادہ اور نامساعد ماحول میں، یا کسی بھی قسم کی تنگی اور مشکلات میں رہ کر اگر سچے، مخلص، سلفی اہل علم اور باعمل اساتذہ سے علم حاصل کرتے ہیں، تو یہ ان بڑی بڑی شہرت یافتہ جگہوں پر جاکر غیر سلفی اور مشکوک العقیدہ لوگوں سے علم حاصل کرنے کے مقابلے میں کہیں زیادہ بہتر اور محفوظ ہے اور حصول علم کے باب میں یہی اصل ہے۔

سلفیت ہی اصل سنت ہے اور سنت سراپا نور ہے۔ جو شخص سنت کے اس نور کی قدر کرے گا، اسے حاصل کرنے کی جستجو کرے گا اور سنت کی روشن شاہراہ پر چلے گا، اللہ تعالیٰ

اسے ہر قسم کی بدعتوں اور گمراہیوں سے محفوظ رکھے گا اور جو شخص سنت کے اس نور کی پرواہ نہیں کرے گا، وہ لامحالہ بدعات کی تاریکیوں میں جا گرے گا اور گمراہی کا شکار ہو جائے گا۔

یہ ان لوگوں کے لیے بہت بڑا خسارہ اور بدقسمتی ہے جو اس شعور اور فہم میں پختہ نہ ہوں اور علم دین کے حصول کے لیے کہیں بھی، کسی سے بھی رجوع کر لیتے ہوں، جبکہ علم دین حاصل کرنے کے لیے ایک واضح منہج، ایک مستحکم اصول اور ایک متعین طریقۂ کار موجود ہے۔

اے میرے عزیز طلبہ! ہم سب کو اس بات کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے کہ ہمیں علم ان شخصیات سے لینا ہے جو ہمیں حقیقی علم، یعنی کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ اور فہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے ماخوذ علم عطا کرنے والے ہوں اور خود بھی اسی منہج قویم پر مضبوطی سے چلنے والے ہوں۔

تیسری نصیحت:

علم دین کی آسانی اور اللہ تعالیٰ پر کامل توکل کا احساس

اسی طرح اس موقع پر میں آپ سے یہ بات بھی عرض کروں گا کہ کبھی بھی علم دین، یعنی کتاب وسنت کا علم، ہمیں دشوار یا بہت زیادہ مشکل محسوس نہیں ہونا چاہیے۔

اللہ رب العزت خود ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ [القمر: ١٧]

(اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت (اور یاد کرنے) کے لیے آسان کر دیا ہے،

تو کیا کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے؟)

اس آیت کریمہ میں ایک نہایت اہم اصولی بات بیان کی گئی ہے۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ (المتوفی ۷۵۱ھ) اس کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ:

"أَيْسَرُ شَيْءٍ - بِحَمْدِ اللَّهِ تَعَالَى - عَلَى النُّفُوسِ تَحْصِيلُهُ وَحِفْظُهُ وَفَهْمُهُ، هُوَ كِتَابُ اللَّهِ الَّذِي يَسَّرَهُ لِلذِّكْرِ"

بحمدہ تعالیٰ نفوس کے لیے سب سے آسان چیز جس کا حصول، حفظ اور فہم ممکن ہے، وہ اللہ کی کتاب ہے جسے اس نے ذکر اور نصیحت و یاددہانی کے لیے آسان کردیا ہے۔

[إعلام الموقعين عن رب العالمين: ٣/١٣٥ ، بدائع التفسير الجامع لما فسره الإمام ابن القيم الجوزية: ٣/٨٧]

کیسے آسان ہے؟ وہ فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ نے اس کے الفاظ کو یاد رکھنے کے لیے آسان بنایا اور اس کے معانی ومفاہیم کو سمجھنا بھی اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے آسان فرمادیا۔"

اللہ کی کتاب میں جو احکام بیان ہوئے ہیں، یعنی جن پر عمل پیرا ہونا ہے، جن چیزوں کا حکم دیا گیا ہے ان پر عمل درآمد بھی آسان ہے۔اور جو ممنوعات، منکرات اور منہیات ذکر کی گئی ہیں، جن سے اجتناب کرنا ہے، جن امور سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے ان

سے بچنا بھی بفضل الٰہی آسان ہے۔

یہ حقیقت بھی ہم طلبہ کو اپنے ذہنوں میں راسخ کر لینی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے علم دین کو اپنی رحمت سے آسان بنایا ہے۔

اسلام کا ایک بنیادی اصول یہ بھی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا جَعَلَ عَلَيۡكُمۡ فِي ٱلدِّينِ مِنۡ حَرَجٖ﴾ [الحج: ۷۸]

(اور اس نے تم پر دین (کے معاملات) میں کوئی تنگی اور سختی نہیں رکھی ہے)

اللہ تعالیٰ نے دین میں کوئی تنگی، دشواری یا ناقابل برداشت بوجھ نہیں رکھا ہے۔

یہ آسانی ہم کو اور آپ تمام عزیزوں کو، اس وقت یقینی طور پر حاصل ہوگی جب ہم اس سلسلے میں اپنا موقف، اپنی فکر اور اپنا طرزِ عمل اصولی رکھیں گے۔

اللہ تعالیٰ یقیناً آسانیاں پیدا فرماتا ہے۔ اسی لیے قرآن مجید میں یہ بات بھی ارشاد فرمائی گئی ہے کہ:

﴿ٱللَّهُ يَجۡتَبِيٓ إِلَيۡهِ مَن يَشَآءُ وَيَهۡدِيٓ إِلَيۡهِ مَن يُنِيبُ﴾

[الشوری: ۱۳]

(اللہ جسے چاہتا ہے اپنی بارگاہ کے لیے چن لیتا ہے اور جو اس کی طرف صدقِ دل سے رجوع کرتا ہے، اسے اپنی جانب (ہدایت کا) راستہ دکھا دیتا ہے)

اللہ تعالیٰ متلاشیانِ حق فکرمندوں کو، راستہ ڈھونڈھنے والوں کو، اس کی طرف رجوع کرنے والوں کو ہی منزل مقصود عطا فرماتا ہے۔

آپ بخوبی جانتے ہیں کہ مسلسل جدوجہد، مخلصانہ کوششوں اور اپنی تمام تر امکانی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے سے، اللہ تعالیٰ کی توفیق ونصرت کے بعد، علم وعمل کی بلند ترین چوٹیاں بھی سر ہوجاتی ہیں اور ترقی کی منزلیں بھی طے ہوجاتی ہیں۔

اس لیے ہمیں چاہیے کہ اپنے آپ کو ہمیشہ جدوجہد کی راہ میں، محنت ومشقت کے میدان میں، اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ مصروفِ عمل رکھیں۔

چوتھی نصیحت:

راہِ علم میں آنے والی مشقتیں خندہ پیشانی سے برداشت کریں

اس مبارک راہِ علم میں جتنی بھی مشکلات پیش آئیں، جتنی بھی مشقتیں برداشت کرنی پڑیں اور جتنی بھی سختیاں جھیلنی پڑیں، ان سب کو خندہ پیشانی اور صبر واستقامت کے ساتھ برداشت کرنا چاہیے!

اس نقطۂ نظر اور اس ایمانی شعور کے ساتھ کہ اس فانی دنیا میں سب سے زیادہ شدید آزمائشیں اور سخت ترین مشکلات اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب انبیاء کرام علیہم السلام کے مقدر میں رکھی تھیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

”إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الصَّالِحُونَ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ مِنَ النَّاسِ، يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ، فَإِنْ كَانَ

فِي دِينِهِ صَلَابَةٌ زِيدَ فِي بَلَائِهِ، وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ خُفِّفَ عَنْهُ، وَمَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَمْشِيَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ لَيْسَ عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ"

لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے، پھر صالحین کی، پھر درجہ بدرجہ دوسرے نیک لوگوں کی۔ آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے۔ اگر وہ اپنے دین میں مضبوط ہو تو اس کی آزمائش میں اضافہ کر دیا جاتا ہے اور اگر اس کے دین میں کمزوری ہو تو اس سے آزمائش ہلکی کر دی جاتی ہے۔ اور بندے پر آزمائش آتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ زمین پر اس حال میں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

[سنن ابن ماجه: ٤٠٢٣، سنن الترمذي: ٢٣٩٨، مسند أحمد: ١٤٨١، وصححه الألباني]

حدیث مبارکہ سے واضح ہے کہ سخت ترین آزمائشیں اور بلائیں سب سے زیادہ انبیاء کرام علیہم السلام کے حصے میں آئیں، اس کے بعد صالحین کے حق میں اور پھر درجہ بدرجہ دیگر نیک اور مقرب بندوں کے حق میں۔

اور صالحین کون ہوتے ہیں؟

صالحین درحقیقت وہ خوش نصیب افراد ہوتے ہیں جنھیں اگر اللہ کی راہ میں مشقتیں اور تکلیفیں پہنچتی ہیں، تو وہ ان پر صبر کرتے ہوئے دنیاوی آسانیوں سے بھی زیادہ روحانی

خوشی اور قلبی اطمینان محسوس کرتے ہیں۔

میں آپ تمام عزیز طلبہ کو اور اپنی ذات کو بھی اس اہم نکتے کی یاددہانی کرانا چاہتا ہوں کہ اگر ہمیں طلب علم کی اس مقدس راہ میں، اللہ کی رضا کے حصول کی اس جہاد جیسی راہ میں، اس کے کلمے کی سربلندی اور دین حق کے فروغ کی راہ میں جتنی بھی مشکلات ومصائب لاحق ہوتی ہوں، تو اس وقت ہمارا شعور یہ ہو، ہماری سوچ یہ ہو کہ یہ مشکلات ہمارے لیے انبیاءِ کرام علیہم السلام کی عظیم سنت کے عین مطابق ہیں، جس طرح ان برگزیدہ ہستیوں کی زندگی آزمائشوں سے بھری رہی، انھوں نے دین حق کی خاطر بے شمار مشکلات انتہائی صبرو استقامت سے برداشت کیں اور ہمارے پیارے نبی سیدنا محمد ﷺ نے اپنی زبانِ مبارک سے یہ خوشخبری سنائی کہ انبیاء کے بعد یہ مشکلات علماءِ حق اور صالحین کو لاحق ہونے والی ہیں۔

اس لیے اہل علم کو اور خصوصاً طلبہ علومِ دینیہ کو، اللہ کے دین کی راہ میں جو بھی مشکلات اور مصائب پیش آئیں، انھیں اس پر رنجیدہ ہونے کے بجائے خوش ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنے دین کی خدمت، اپنے حق کی اشاعت، منہج کتاب وسنت کی پیروی اور نورِ اسلام کی روشنی پھیلانے کے لیے منتخب فرمایا ہے۔

اس مبارک راہ میں جو بھی تکلیف پہنچتی ہے، اس تکلیف کو خندہ پیشانی، صبر اور شکر کے ساتھ برداشت کرنا ایک بہت بڑی سعادت اور اللہ کی رحمت کا موجب ہے۔ لہٰذا، یہ مثبت اور ایمانی سوچ ہمیشہ ہمارے پیش نظر رہنی چاہیے!

آپ جانتے ہیں کہ جن لوگوں کو دنیا میں اللہ کے دین کی خاطر شدید مشکلات اور آزمائشوں کا سامنا نہیں کرنا پڑا ہوگا، وہ روزِ قیامت جب دین کی خاطر مشکلات برداشت کرنے والوں کا عظیم اجر وثواب اور بلند درجات دیکھیں گے،تو وہ بھی تمنا کریں گے کہ:

”لَوْ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيضِ“

کاش! دنیا میں ان کی کھالیں (دین کی خاطر) قینچیوں سے کاٹ دی گئی ہوتیں (تاکہ آج انھیں بھی اتنا عظیم اجر ملتا۔

[سنن الترمذي: ٢٤٠٢، وحسنه الشيخ الألباني]

جن لوگوں نے دنیا میں محض عافیت اور آرام وراحت کے ساتھ اپنا وقت گزارا اور اپنی زندگی کے ایام پورے کر لیے اور اس کے برعکس جنھوں نے اللہ کے دین کی خاطر، حق کی سربلندی کی خاطر، سختیاں، مصیبتیں، بلائیں اور آزمائشیں انتہائی صبر و استقامت سے جھیلیں، تو اللہ تعالیٰ جنت میں انھیں جو بے مثال اجر وثواب اور بلند و بالا درجات عطا فرمائے گا، اسے دیکھ کر عافیت والے لوگ تمنا کریں گے کہ کاش! ہمارے جسم کے چمڑوں کو بھی (دین کی راہ میں) قینچیوں سے کاٹا گیا ہوتا اور آج ہمیں بھی اتنا ہی بڑا اور عظیم بدلہ نصیب ہوتا۔

اس لیے میں اپنے عزیز طلبہ، آپ سب سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ دیکھو! طلب علم کی یہ راہ، درحقیقت عبادت کی راہ ہے، یہ جہاد فی سبیل اللہ کی ایک عظیم قسم ہے۔اس مقدس جہاد کی راہ میں جتنی بھی مشقتیں، تکلیفیں اور صعوبتیں پہنچتی ہیں، آپ یہ اچھی

طرح سمجھ لیجیے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں آپ کے درجات کی بلندی اور اس کی رضا کے حصول کی یہی بنیاد اور یہی راز ہے۔

پانچویں نصیحت:

علم کے ساتھ عمل، اعلیٰ اخلاق اور کامل اتباعِ سنت ناگزیر ہے

علم ہمیشہ اسی وقت بہترین، بابرکت اور نافع ثابت ہوتا ہے، جب وہ علم عمل کے ساتھ مزین ہو، جب وہ علم اسلامی آداب اور اخلاقِ حسنہ کا آئینہ دار ہو، جب علم کے ساتھ اس کے تمام تر تقاضے پورے کیے جائیں، یعنی علم کے ساتھ پاکیزہ کردار ہو، علم کے ساتھ بلند اخلاق ہو اور سب سے بڑھ کر علم کے ساتھ سنت نبوی ﷺ کی سچی پیروی اور کامل اتباع ہو۔

ورنہ علم کے ساتھ اگر جاہلانہ تعصب آجائے، علم کے ساتھ اگر نفسانی خواہشات کی پیروی شامل ہو جائے، علم کے ساتھ اگر اندھی تقلید آجائے، یا علم کے باوجود اگر آراء الرجال کو سنت رسول ﷺ پر برتری دینے کی مذموم سوچ پیدا ہو جائے اور پھر اس باطل فکر کے دفاع کے لیے علم کی صلاحیتوں کو استعمال کیا جائے، تو ایسا علم سراسر فتنہ اور وبال جان بن جاتا ہے۔

کتنے ہی نام نہاد علم رکھنے والے لوگ اپنی علمی صلاحیتوں کو جامد تقلید، مذموم حزبیت، گمراہ کن صوفیت، کھلی گمراہی اور واضح انحراف کے فروغ اور دفاع کے لیے استعمال کرتے

ہیں، سلفیت حقہ کو بدنام کرنے اور اس کی روشن تصویر کو مسخ کرنے کے لیے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کرتے ہیں، تو ایسا علم کیا ہے؟

یقیناً ایسا علم فتنہ ہی فتنہ ہے۔

کتنے ہی ایسے سرپھرے، گمراہ، منحرف اور برگشتہ لوگ علم کا دعویٰ کرنے کے باوجود ہمیں نظر آتے ہیں جو علمائے سلف کی کردار کشی کرنے اور منہج سلفیت کو داغدار بنانے کے لیے ایڑی سے چوٹی تک اپنی تمام تر مذموم اور جھوٹی کوششیں صرف کرتے رہتے ہیں۔

یہی علم درحقیقت فتنہ ہے۔

اس لیے ہمیں یہ حقیقت اچھی طرح جان لینی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو ان کی بدنیتی اور کج روی کے سبب فتنے میں مبتلا کر دیا ہے۔

لیکن اس کے برعکس، جن خوش نصیبوں نے علم حاصل کرنے کے بعد سنت مطہرہ کی پیروی کو اپنا شعار بنایا، سنت کا دفاع کیا، سنت کی وکالت کی اور اس کی بالادستی اور سربلندی کے لیے اپنے تمام تر وسائل اور صلاحیتوں کو وقف کر دیا، ایسے لوگ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ کی تمام مخلوقات کی طرف سے ڈھیر ساری دعاؤں اور بے پایاں رحمتوں کے مستحق ہیں۔

آخر اس سے بڑی فضیلت اور شرف کی بات کیا ہوگی کہ ہمارے پیارے نبی، رحمت عالم ﷺ خود سنت اور حدیث کے مخلص طالب علموں کے لیے ان کی دنیوی واخروی برکت، ان کی دائمی خوشحالی، ان کی ہمہ جہتی خیریت اور ان کی ابدی سعادت کے لیے دعا فرمایا کرتے تھے۔

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ“

اللہ اس شخص کو تر وتازہ اور خوش وخرم رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی، پھر اسے بالکل ویسے ہی (دوسروں تک) پہنچا دیا جیسے اس نے سنا تھا، کیونکہ بسا اوقات جسے بات پہنچائی جاتی ہے، وہ براہِ راست سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا اور سمجھنے والا ہوتا ہے۔

[سنن الترمذي: ٢٦٥٧، وصححه الألباني]

اس لیے میرے عزیزو! یہ ہمارے لیے بہت بڑے اعزاز اور شرف کی بات ہے کہ ہم اس مبارک گروہ میں شامل ہیں۔

چھٹی نصیحت:

تقدیر پر پختہ ایمان اور اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ رکھیں

اللہ تعالیٰ ہمیں ضرور کامیابی عطا فرمائے گا، یہ ہمارا پختہ ایمان اور راسخ عقیدہ ہونا چاہیے۔

ہمارے پیارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ اپنے کم سن چچا زاد بھائی، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو کیسی عظیم نصیحت فرماتے ہیں، دیکھیے اور غور کیجیے! ہمارے یہاں یہ موقف

اور عقیدہ انتہائی پختہ اور غیر متزلزل رہنا چاہیے کہ:

”وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ“

یہ بات اچھی طرح جان لو کہ اگر ساری امت بھی جمع ہو کر تمھیں کوئی نفع پہنچانا چاہے تو وہ تمھیں اس سے زیادہ کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے لکھ دیا ہے، اور اگر وہ سب جمع ہو کر تمھیں کوئی نقصان پہنچانا چاہیں تو وہ تمھیں اس سے زیادہ کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر لکھ دیا ہے۔ قلم اٹھا لیے گئے ہیں اور (تقدیر کے) صحیفے خشک ہو چکے ہیں۔ [سنن الترمذي: ٢٥١٦، وصححه الألباني]

یعنی کوئی بھی مخلوق، خواہ پوری امت ہی کیوں نہ جمع ہو جائے، اگر کسی کو نفع پہنچانا چاہے تو وہ صرف اتنا ہی نفع پہنچا سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں پہلے سے لکھ رکھا ہے، اس سے زیادہ ہرگز نہیں۔ اسی طرح اگر ساری امت جمع ہو کر کسی کو نقصان پہنچانا چاہے، اس کے خلاف کوئی سازش یا نقصان دہ کام کرنا چاہے، تو وہ بھی ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جس قدر نفع و نقصان اس کے لیے مقدر کر دیا ہے، اتنا ہی اسے مل کر رہے گا۔

اس لیے ہمارا اس نقطۂ نظر سے، اس راہِ حق میں کبھی کوئی دوسرا منفی تصور یا وہم وگمان دل میں نہیں آنا چاہیے۔ کیونکہ جتنا اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے خیر وشر، نفع ونقصان اس دنیا میں مقدر فرما دیا ہے، اس میں ہرگز کوئی کمی بیشی ہونے والی نہیں۔

اسی طرح یہ پختہ یقین رکھنا چاہیے کہ ہمیں کامیابی ضرور ملے گی، ہم دنیا اور آخرت کی حقیقی کامیابی پانے کے لیے ہی اس راہِ علم وعمل میں لگے ہوئے ہیں اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ پر ہمارا مکمل بھروسہ اور سچا توکل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی توفیق ونصرت کے بعد، اپنی امکانی حد تک جتنی بھی ہم محنتیں اور کوششیں کر سکتے ہیں، وہ خلوصِ نیت سے کریں! اللہ سے توفیق طلب کریں اور مسلسل جدوجہد میں لگے رہیں، اللہ تعالیٰ اپنے مخلص اور کوشش کرنے والے بندوں کو کبھی مایوس اور محروم نہیں فرماتا۔

ہمیں چاہیے کہ ہم مسلسل جدوجہد میں مصروف رہیں، ہماری سوچ یہ ہو کہ ہمیں آگے تک جانا ہے، اسلام اور کلمہ حق کی سربلندی کے لیے، منہج سلفیت کے فروغ اور دفاع کے لیے ہمیں ایک بے باک اور ثابت قدم سپاہی بننا ہے۔

دنیا کے تو تمام تر اختیارات صرف اور صرف اللہ وحدہ لاشریک کے ہاتھ میں ہیں، دنیا کی ہر ایک چیز اسی کی ملکیت اور اسی کے قبضہ وقدرت میں ہے، اللہ تعالیٰ جسے جتنا چاہے گا، عطا فرمائے گا، اس لیے یہ ہمارا راسخ تصور اور پختہ موقف ہونا چاہیے۔

ساتویں نصیحت:

اساتذہ کا ادب واحترام اور اخلاق وکردار کی پختہ حفاظت کریں

اس راہ میں ہم اپنے قابلِ احترام اساتذہ، اپنے شفیق محسنین اور ایسے تمام مخلص افراد جو ہمیں بہتر اور مفید مشورہ دے سکتے ہیں، ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ان کے حقوق اور فرقِ مراتب کا مکمل لحاظ رکھتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں، اللہ تعالیٰ یقیناً کامیابی وکامرانی عطا فرمائے گا۔

اپنے عقیدے کی پختگی کے ساتھ ساتھ اپنے اخلاق وکردار کی بھی بھرپور حفاظت کریں، آپ سب نوجوان بچے ہیں، یاد رکھیے! پاکیزہ کردار کی بہت بڑی قیمت اور اہمیت ہے، اعلیٰ اخلاق اور اچھے آداب کی معاشرے میں بہت بڑی قدرومنزلت ہے۔

علامہ اقبال نے کیا خوب کہا تھا:

وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا
شباب جس کا ہو بے داغ، ضرب ہو کاری

ہمیشہ یہ فکر دامن گیر رہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو ایسا مثالی فرد بنائے، ایسا پاکیزہ نوجوان بنائے جس کے کردار انتہائی بلند ہوں، جو اپنے بلند وبالا کردار اور اخلاقِ حسنہ کی بنیاد پر لوگوں کی نگاہوں میں ستاروں کی مانند چمکیں اور نمونۂ عمل بن جائیں۔

یہ فکر اور یہ تڑپ ہمارے اندر ہونی چاہیے! اس لیے کہ آج کے دور میں اس کی بہت

بڑی اور اشد ضرورت ہے، آپ نے ابھی سنا کہ بچوں کو اگر اچھے آداب اور بہترین اسلامی تربیت نصیب ہو جائے اور کوئی نظامِ تعلیم و تربیت انھیں صحیح معنوں میں مہذب اور تربیت یافتہ بنا دے، تو یہ نعمت، اگر انھیں سونے چاندی سے بھی لاد دیا جائے، تو اس سے بھی کہیں زیادہ قیمتی اور افضل ہے۔ اس لیے اس عظیم حقیقت کی ہمارے دلوں میں گہری قدر و قیمت ہونی چاہیے۔

خاتمہ:

پرخلوص دعا اور اظہارِ تشکر

اللہ تعالیٰ سے ہم سب مل کر دعا کریں کہ اس عظیم ادارے کو جنھوں نے قائم کیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے تمام معاونین ورفقاء کو، خصوصاً علامہ عبدالحمید رحمانی رحمہ اللہ اور ان کے مخلص ساتھیوں کو، انھوں نے جو کچھ بھی گراں قدر کوششیں کی ہیں، اللہ تعالیٰ انھیں اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت بخشے! اور آپ کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

جو حضرات آپ کے بعد اس ادارے کی باگ ڈور سنبھالے ہوئے ہیں، ہم سب کے عزیز وفاضل، شیخ محمد رحمانی مدنی حفظہ اللہ اور ان کی مجلسِ انتظامیہ کے جو بھی معزز ذمہ داران ہیں، ان کے جو رفقائے کار اور پوری ٹیم ہے، اللہ تعالیٰ ان سب کو مزید توفیق عطا فرمائے کہ یہ ادارہ اپنے نیک اہداف ومقاصد کے حصول میں روز افزوں ترقی کرے اور علم وعمل کے میدان میں اعلیٰ سے اعلیٰ کامیابیاں حاصل کرے!

اس ادارے پر بری نظر رکھنے والے حاسدین اور اس دعوت حق وسلفیت کے خفیہ و اعلانیہ دشمنوں کو اور ان کی تمام تر مذموم سازشوں کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ناکام ونامراد فرمائے۔ آمین

میں رب العالمین سے دعا گو ہوں، اس دلی مسرت کے اظہار کے ساتھ کہ میں نے بارہا کوشش کی، لیکن اللہ کی تقدیر میں جو وقت اور جو گھڑی لکھی ہوتی ہے، اس سے کوئی چیز آگے پیچھے نہیں ہوسکتی۔ لکھنؤ شہر سے بار بار گزرنے کے باوجود، اس ادارے کی زیارت کا،

یہاں آکر شرفِ حاضری حاصل کرنے کا اور آپ تمام عزیز طلبہ و اساتذہ سے ملاقات کا موقع میسر نہیں آسکا تھا۔

آج اللہ تعالیٰ نے یہ عظیم سعادت اور موقع عطا فرمایا، ایسے پر مسرت موقع پر فطری طور پر بہت زیادہ خوشی کا احساس ہوتا ہے۔

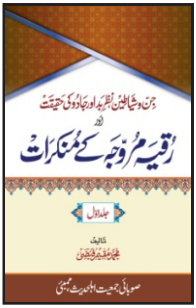
اسی طرح میں تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں ادارے کے معزز ذمہ داران کا اور یہاں جو ہمارے مقامی عزیز، فاضل دوست احباب ہیں، یہاں معہد علی بن ابی طالب کے جو بھی محترم ذمہ داران ہیں، ان سب کا بھی کہ انھوں نے مجھ جیسے ایک کم علم اور کم مایہ طالب علم کی اس قدر تکریم فرمائی، رب العالمین ان کی بھی تکریم فرمائے اور ان کی عزت و وقار میں مزید اضافہ فرمائے!

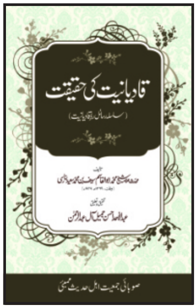
آخر میں یہ دعا کرتا ہوں کہ رب العالمین ہم سب کو اپنی راہ میں، دین کی دعوت، تعلیم و تعلم اور نشر و اشاعت کی راہ میں انتہائی مخلص بنائے! اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دین کا ایک سچا، بہادر اور ثابت قدم سپاہی بنائے!

رب العالمین فتنوں سے بھرپور اس دنیا میں ہمیں کامل عزت و آبرو اور ہمہ جہتی عافیت کے ساتھ مسلک کتاب وسنت، یعنی مسلک سنت، یعنی مسلک سلف صالحین کے فروغ اور اس کی سربلندی کے لیے اپنی تمام تر امکانی صلاحیتیں بھرپور طریقے سے صرف کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

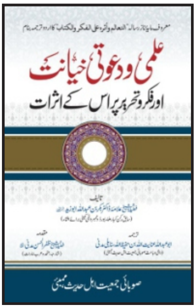
وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

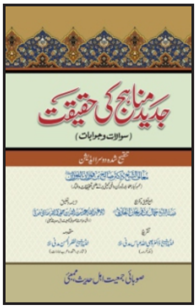
ہماری اہم مطبوعات

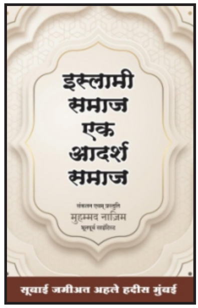


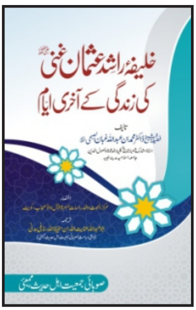
















SUBAI JAMIAT AHLE HADEES, MUMBAI
14/15, Chuna Wala Compound, Opp. Best Bus Depot, L.B.S. Marg, Kurla (W), Mumbai - 400 070
• Phone : 022-26520077 ahlehadeesmumbai@gmail.com
@JamiatSubai subaijamiatahlehadeesmum SubaiJamiatAhleHadeesMumbai
www.ahlehadeesmumbai.com